

OPEN ACCESS

IRJRS

ISSN (Online): 2959-1384

ISSN (Print): 2959-2569

www.irjrs.com

زبان کا ساختیاتی و تجزیاتی مطالعہ

STRUCTURAL AND ANALYTICAL STUDY OF LANGUAGE

Shakeel Amjad Sadiq

Assistant Professor Department of Urdu, Govt. College Okara.

Email: shakeelamjadsadiq@gmail.com

<https://orcid.org/0009-0008-7204-4502>

Abstract

Structuralism is a critical terminology of linguistics which chiefly concerns the structure in connection with thoughts and expertise / content of the author with relation to his readers. The study of language is quite an interesting enterprise, divided into various subfields, including historical study of the language concerned. This subfield of linguistics focuses on the evolution and changes in languages with the passage of time and tries to understand how languages flourish? How they differ and cooperate with one another? Language or more broadly speaking linguistics is actually a subfield of research whose purpose is to understand the reorientation of languages. It tries to evaluate how languages evolve with the passage of time? Phonetics, words and grammar highlight and explain such changes. Linguistic Specialists can unearth the relationship among various languages and their families by identifying their growth, thereby highlighting the constituent cultures and societies. Language is the most important social instrument which is the real wisdom connected with a man. An introductory course of a particular language provides basic understanding and comprehension of the same. It is designed in a special framework for such persons who are novice in that language and want to comprehend it's basic concepts, structure, words, and pronunciation. An introduction of a particular language serves to cover various aspects of that language. Introduction

usually commences with the explanation of alphabets or written methodology and phonetics. It includes understanding the pronunciation of individual words and their various combinations. Commonly used words and sentences are being introduced for facilitation of the learners. Correct pronunciation and expression is being reiterated. Learners are being taught phonetics of the language concerned including difficult or innovative themes which sans their mother language. The introduction of the language often touches the cultural dimensions and provides wider explanation of traditions under various contexts..

Key Words: *structuralism, language, linguistics, purpose, evaluate, pronunciation, phonetics, dimensions, traditions, contexts.*

موضوع کا تعارف

ساختیات (Structuralism) لسانیات کی ایک تنقیدی اصطلاح ہے جس کے مطابق قاری اور مصنف کے خیالات و نظریات اور مہارت و اسلوب سے زیادہ ان کی ساخت کو اولیت حاصل ہے۔ ساختیات کے بارے میں احمد سہیل یوں رقمطراز ہیں:

"ساختیات کو سارے الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ یہ مظاہر کا تجزیاتی مناجیات / طریق عمل کا علم ہے یا سائنس، اس کا بنیادی مکالمہ انسانی مظاہر سے ہی ہوتا ہے۔ ساختیات کے مظہر میں تنوعی اختلافات کا نظام موجود ہوتا ہے جس میں افتراقات کا مطالعہ اور تجزیہ کیا جاتا ہے اور ساخت سے معنویت / معنیات اخذ کی جاتی ہیں۔ جو اصل فکر کا طرز نظر اور رسائی ہوتی ہے۔" (۱)

زبان کا مطالعہ ایک دلچسپ شعبہ ہے۔ جو مختلف ذیلی شعبوں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک زبان کا تاریخی مطالعہ ہے۔ لسانیات کی یہ شاخ وقت کے ساتھ ساتھ زبانوں میں ہونے والے ارتقاء اور تبدیلیوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور سمجھنے کی کوشش کرتی ہے کہ زبانیں کس طرح ترقی کرتی ہیں؟ کیسے مختلف ہوتی ہیں؟ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی ہیں۔ زبان جسے لسانیات بھی کہا جاتا ہے دراصل تحقیقات کا ایک شعبہ ہے جس کا مقصد زبانوں کی تاریخ کی تشکیل نو اور سمجھنا ہے۔ یہ اس بات کی تحقیق کرتا ہے کہ زبانیں وقت کے ساتھ کس طرح تبدیل ہوتی ہیں۔ فونیکس، الفاظ، گرامر، صرف و نحو کی وضاحت اور تبدیلیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

زبان کی تشکیل اور تعریف کے بارے میں نامور ماہر لسانیات پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر یوں رقمطراز ہیں:

"لسان (زبان) (Language) ایک ایسا نظام ہے جس میں مختلف آوازوں اور اشاروں کی مدد سے ایک دوسرے سے رابطہ کیا جاتا ہے یا معلومات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ انسانوں کے علاوہ مختلف جاندار آپس میں ترسیل معلومات کرتے ہیں مگر زبان سے عموماً وہ نظام لیا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان ایک دوسرے سے تبادلہ معلومات و خیالات کرتے ہیں۔" (۲)

زبانوں کی نشوونما کا سراغ لگا کر تاریخی ماہر لسانیات مختلف زبانوں اور زبان کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کا انکشاف بھی کر سکتے ہیں اور ثقافتوں اور معاشروں پر روشنی ڈال سکتے ہیں جنہوں نے ان کی تشکیل کی ہے۔ سب سے اہم معاشرتی آلہ زبان ہے جو کہ انسان کا حقیقی شعور ہے۔ زبان کا تعارف یا تعارفی سبق بجا طور پر اس سے مراد کورس ہے جو کسی خاص زبان کا جائزہ اور بنیادی تفہیم فراہم کرتے ہیں۔ یہ ان افراد کے لیے ایک خاص فریم یا ڈیزائن ورک تیار کیا جاتا ہے جو زبان میں نئے ہیں اور اس کے بنیادی تصورات، ساخت، الفاظ اور تلفظ سے واقفیت چاہتے ہیں۔ زبان کے تعارف کے دوران زبان کے مختلف پہلوؤں کا عام طور پر احاطہ کیا جاتا ہے۔ تعارف عام طور پر زبان کے حروف تہجی یا تحریری نظام اور اس سے وابستہ آوازوں کی وضاحت سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں انفرادی حروف اور حروف کے مجموعے کا تلفظ سیکھنا شامل ہے۔ عام طور پر استعمال ہونے والے الفاظ اور جملے متعارف کرائے جاتے ہیں تاکہ سیکھنے والوں کو بنیاد بنانے میں مدد ملے۔ درست تلفظ اور ادائیگی پر زور دیا جاتا ہے، سیکھنے والوں کو سکھایا جاتا ہے کہ زبان کے لیے مخصوص آوازیں پیدا کی جائیں۔ بشمول مشکل یا منفرد آوازیں جو ان کی مادری زبان میں موجود نہ ہوں، زبان کا تعارف اکثر زبان سے وابستہ ثقافتی پہلوؤں کو چھوتتا ہے۔ بشمول رسم و رواج، روایات اور آداب سیکھنے والوں کو زبان اور مختلف سیاق و سباق میں اسکے استعمال کی وسیع تر تفہیم فراہم کرتا ہے۔

Lexicostatics ایک مقداری طریقہ ہے جو زبان کے درمیان مماثلت کو ان کے الفاظ کی بنیاد پر ماپتا ہے۔ یہ فرض کرتا ہے کہ مشترکہ نسب کی وجہ سے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی زبانوں میں ادراک کا ایک خاص فیصد (مشترکہ اصل والے الفاظ) ہوں گے۔ مشترکہ ادراک کے فیصد کا حساب لگا کر ماہر لسانیات زبان کے انحراف کے وقت کی گہرائی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ تاہم Lexicostatics کی حدود ہیں اور یہ نسبتاً حالیہ زبان کے تعلقات کا مطالعہ کرنے کے لیے سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ Phylogenetic analysis ارتقائی حیاتیات کے اصولوں کو زبان کی درجہ بندی پر لاگو کرتا ہے۔ ماہرین لسانیات زبانوں اور زبان کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرنے کے لیے فائیلوجینیٹک درخت بناتے ہیں جنہیں خاندانی درخت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ درخت زبانوں کی ارتقائی تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کون سی زبانیں آپس میں زیادہ قریب سے جڑی ہوئی ہیں اور کون سی شاخیں پہلے مختلف تھیں۔ Phylogenetics تجربیہ مشترکہ خصوصیات اور نمونوں کی بنیاد پر زبان کے ارتقا کا اندازہ لگانے کے لیے کمپیوٹیشنل الگوریتھم اور شمار یاتی ماڈلز کا استعمال کرتا ہے۔ یونانی مفکر اور فلسفی ہیراقلیطس کا نظریہ ہے:

"دنیا کی تمام چیزیں مسلسل تغیر پذیر ہیں۔ زیادہ تر اہل فکر نقطی، عقل، تعامل، خیال، کلام، قانون، کائنات کو نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کائنات کے بارے میں غلط رائے قائم کرتے ہیں۔ لہذا زبانوں اور زبانوں کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کو ظاہر اور مضبوط کرنے کے لیے سماجی، ثقافتی، معاشرتی اور لسانی رابطے ضروری ہیں۔" (۳)

سماجی لسانی طریقے:

زبان کی تبدیلی پر اثر انداز ہونے والے سماجی اور ثقافتی عوامل کو سمجھنے کے لیے تاریخی لسانیات سماجی لسانی طریقوں کو بھی شامل کر سکتی ہیں۔ تاریخی دستاویزات، متن، تغیرات کا جائزہ لے کر ماہر لسانیات اس بات کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی مختلف تقریری برادریوں اور سماجی گروہوں کے ذریعے کیسے پھیلتی ہے، سماجی لسانی نقطہ نظر سماجی حرکیات اور زبان کے ارتقا کے پیچھے محرکات کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتے ہیں۔

زبان کی تبدیلی اور ارتقاء:

زبان کی تبدیلی اور ارتقاء اس قدر ترقی اور جاری عمل کا حوالہ دیتے ہیں جس کے ذریعے زبانیں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیوں سے گزرتی ہیں۔ زبانیں ایک متحرک نظام ہیں جو سماجی، ثقافتی، تاریخی اور اثرات جیسے مختلف عوامل کی وجہ سے مسلسل ڈھالتی، ترقی کرتی اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ زبان کی تبدیلی مختلف سطحوں پر ہو سکتی ہے جیسے کہ صوتیات، آواز، مورفولوجی (لفظ کی ساخت)، نحو (جملے کی ساخت) اور سینٹکس (معنی)۔

صوتیاتی تبدیلی:

اس سے مراد زبان کی آوازوں میں تبدیلی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدل سکتی ہیں۔ نئی آوازیں ابھر سکتی ہیں یا غائب بھی ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر "Thin" اور "This" جیسے الفاظ میں انگریزی "Th" آواز کو کبھی "o" آواز کے طور پر تلفظ کیا جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ "Th" آواز میں منتقل ہو گیا جسے ہم آج استعمال کرتے ہیں۔

لغوی تبدیلی:

اس میں کسی زبان میں اضافہ، حذف یا ترمیم شامل ہے۔ نئے الفاظ زبان میں داخل ہوتے ہیں جیسے کہ دوسری زبانوں سے ادھار لینا یا نئے تصورات کو بیان کرنے کے لیے نیوولو جزم بنانا، مثلاً اسمارٹ فونز کے دور میں نیا لفظ "سیلفی"۔

معنوی تبدیلی:

اس سے مراد وقت کے ساتھ ساتھ الفاظ کے معنی میں تبدیلیاں ہیں۔ الفاظ اپنے مفہوم میں تبدیلی سے گزر سکتے ہیں، نئے حواس حاصل کر سکتے ہیں یا پرانے کو کھو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "خونفاک" کا اصل مطلب "حیرت انگیز" تھا لیکن اب بنیادی طور پر منفی معنی رکھتا ہے۔

نحوی تبدیلی:

یہ جملے کی ساخت اور گرامر میں تبدیلیوں سے متعلق ہے۔ گرامر مشکل اصول تیار ہو سکتے ہیں اور کچھ تعمیرات یا لفظی ترتیب کم و بیش عام ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر پرانی انگریزی مختلف الفاظ کی ترتیب کو استعمال کرتی تھی، جیسا کہ "آپ نے کس کو دیکھا" جبکہ جدید انگریزی کے مطابق "آپ نے کیا دیکھا"۔

سماجی لسانی عوامل:

زبان کی تبدیلی سماجی عوامل سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ مختلف سماجی گروہوں یا برادریوں کے درمیان زبان کے استعمال میں تغیرات یا اختلافات اور بالآخر بولی کے انحراف کا باعث بن سکتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی ثقافتی تبدیلیوں، مختلف زبانوں کے درمیان رابطے اور پالیسیوں سے بھی متاثر ہوتی ہے۔ زبان کی تبدیلی ایک بتدریج عمل ہے جو نسل در نسل ہوتا ہے اور یہ ان گنت انفرادی زبان استعمال کرنے والوں کے مجموعی اثر سے ہوتا ہے جو اپنی تقریر یا تحریر میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کرتے ہیں۔ زبان میں اب تبدیلیاں سوشل نیٹ ورکس کے ذریعے تیزی سے پھیلنے لگی ہیں اور آنے والی نسلوں تک اثرات مرتب کریں گی۔

زبان کے خاندان اور زبان سے رابطہ:

زبان کے خاندان زبانوں کے گروہ ہیں جو ایک مشترکہ نسب کا اشتراک کرتے ہیں اور ان کا سراغ ایک مشترکہ پروٹو لینگویج تک جاسکتا ہے۔ یہ زبانیں اپنے تاریخی تعلق کی وجہ سے الفاظ، گرامر اور دیگر لسانی خصوصیات میں مماثلت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ خاندانوں میں زبانوں کی درجہ بندی سے ماہرین لسانیات کو زبان کے ارتقاء، رشتوں اور لسانی تبدیلیوں کے نمونوں کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ زبان کے رابطے سے مراد وہ صورت حال ہے جہاں دو یا دو سے زیادہ زبانیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں جیسے کہ ادھار لینے، کوڈ کو تبدیل کرنے اور زبان کی ہم آہنگی کے ذریعے۔ یہ رابطہ تجارت، نقل مکانی، نوآبادیات، یادگیر سماجی تعاملات کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ رابطہ بھی کئی نتائج کا باعث بنتا ہے۔

بین الاقوامی رابطے میں الفاظ کا تعلق:

جب زبانیں ملکی سطح پر رابطے میں آتی ہیں تو وہ ایک دوسرے سے الفاظ، جملے یہاں تک کہ پورے گرامر کو دوسرے ڈھانچے میں یعنی سٹرکچر کو اپنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انگریزی نے فرانسیسی میں "ملاقات"، "کھانا" اور لاطینی (جیسے "ایجنڈا، بمقابلہ") سے الفاظ ادھار لیے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر واحد نظیر لکھتے ہیں:

"ہمارے صوفیاء نے ساج کے مجبور، مقہور اور مظلوم لوگوں کی تربیت اور اصطلاح کے لیے اردو زبان کا استعمال کیا اور امن، انصاف، نجات اور آزادی کے پیغامات سے اس زبان کو مالا مال کیا۔ انھوں نے اردو کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، یہ زبان محبت و اخوت اور امن و آشتی کی ترجمان رہی۔" (۴)

زبان کی ہم آہنگی:

جب دوزبانیں ایک طویل مدت کے لیے رابطے میں رہتی ہیں تو وہ آہستہ آہستہ الفاظ، گرامر اور تلفظ کے لحاظ سے زیادہ ایک جیسی ہو سکتی ہیں۔ یہ دونوں زبانوں کی لسانی خصوصیات کے اختلاط اور ملاوٹ کے ذریعے ہو سکتا ہے۔
زبان کی تبدیلی:

زبان کی تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی کمیونٹی سماجی، معاشی یا سیاسی عوامل کی وجہ سے اپنی مادری زبان کے حق میں چھوڑ دیتی ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے جب کوئی غالب زبان اقلیتی زبان کی جگہ لے لیتی ہے۔ زبان کا رابطہ زبان کے ارتقاء پر اہم اثرات مرتب کر سکتا اور نئی زبانوں یا بولیوں کی ترقی میں اور بدلتے ہوئے سماجی ماحول سے مطابقت رکھتی ہیں اور یہ دنیا بھر میں لسانی تنوع کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔
لینگ اور پیرول:

"Langue" اور "Parole" کے تصورات کو سائنس کے سائنس ماہر لسانیات سو سیر نے متعارف کرایا تھا۔ جسے جدید لسانیات کی بانی شخصیات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ سو سیر کا کام زبان کے ساختی نقطہ نظر اور اس کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے پر مرکوز ہے۔ "Langue" سے مراد تقریر یا تحریر میں زبان کا حقیقی اظہار ہے۔ "Langue" اور پیرول کے درمیان یہ فرق سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے۔ سو سیر نے لسانیات سے دو پیرول لکھتے ہیں:
"پیرول زبان کے استعمال کے انفرادی لمحات ہیں۔ خاص طور پر یہ الفاظ یا پیغامات، چاہے بولے جانے والے ہوں یا لکھے جانے والے Langue ہے۔ نظام یا کوڈ (لی کوڈ ڈی Langue) جو انفرادی پیغامات کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔" (۵)

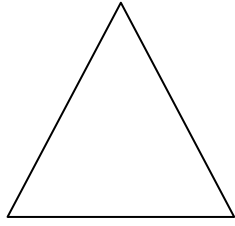
زبان اور پیرول:

زبان اور پیرول کا تعارف سو سیر نے لسانیات سو سیر کے ذریعہ متعارف کرایا گیا ایک تصور ہے۔ سو سیر نے زبان کے دو باہم جڑے ہوئے پہلوؤں کے طور پر زبان اور پیرول کے درمیان ایک بنیادی فرق کیا ہے۔ زبان کیا ہے؟ اظہار و بیان کا ذریعہ ہے اور آوازوں پر مشتمل ہے اور تحریر آوازوں کی علامت ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر حمیرا جبین لکھتی ہیں کہ:
"زبان کی ساخت کے ضمن میں متعارف ہونے والی دو جہتیں یعنی اصطلاحات ہیں جنہیں سو سیر نے لینگ اور پیرول کا نام دیا ہے۔ یہ جہتیں اپنے اندر کسی بھی بولی جانے والی زبان کا پورا نظام یا سسٹم رکھتی ہیں۔" (۶)

تحریر آوازوں کی علامتی صورت ہے اور معنی میں فرق تب آئے گا جب نیا لفظ یعنی نیا حرف تہجی شامل ہوگا۔ مثال کے طور پر "ب" ایک آواز اور علامت ہے۔ "ب" تب تبدیل ہوگی جب اس کے ساتھ نیا لفظ شامل ہوگا تو "ب" میں فرق تب آئے جیسے ب + = با۔ ارتباط اور تضاد: م، ل۔ ق ملا بھی دیں کیا کوئی لفظ وجود میں آیا؟ نہیں آسکتا۔ زبان میں بھی ایک ڈسپلن ہوتا ہے جسے انشاء کہتے ہیں، مثلاً وہی مل ق جب ہم انشاء لکھیں گے تو قلم بن گیا۔ دوسری مثال: پی چائے نے امجد، تضاد ہے جبکہ امجد نے چائے پی، ارتباط ہے۔

حروف تہجی کی بے ترتیبی زبان نہیں ہو سکتی جیسے غیر ملکی لوگ کبھی ایک قوم نہیں ہو سکتے۔ بکھری ہوئی اینٹیں کبھی دیوار نہیں ہو سکتیں۔ ارتباط ایک قاعدے کے تحت پیدا ہوتا ہے۔ آوازوں کا فرق معنی کے فرق کا باعث بنتا ہے۔ ہر آواز زبان نہیں ہوتی مانوس آوازیں زبان کا حصہ ہوتی ہیں۔ یہاں ایک اہم سوال ہے کہ معنی کسے کہتے ہیں اور کیسے پیدا ہوتا ہے؟ آواز بھی زبان کی طرح سمجھ آئے تو ہی با معنی ہوتی ہے اور آوازیں کیسے با معنی ہوتی ہیں یا کیسے با معنی بنتی ہیں تو اس کے لیے ہم دو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تصوّر نما (Signifire)۔ تصوّر معنی (Signified)

B اسلم



Signifire A

C

Signified

آوازیں ظروف ہوتے ہیں Signifire + Signified = Sign دونوں ملتے ہیں تو Sign وجود میں آتا ہے۔ "Sign" با معنی لفظ ہوتا ہے۔ ترنم (با معنی)۔ ترنم (بے معنی) یعنی جانی ہوئی چیز با معنی چیز "Sign" ہے اور جو آواز کبھی سنی نہ گئی چاہے وہ کیسی ہی آواز کیوں نہ ہو "Sign" نہیں ہو سکتی جیسا کہ بے ہنگم آواز یا شور اُسے ہم کیسے زبان کہہ سکتے ہیں یا آواز کہلا سکتی ہے۔

بے ہنگم آوازیں زبان نہیں ہو سکتیں جیسے بچے کا بولنا ہے تو آواز مگر بے معنی اور جب وہ مکمل بولنا شروع کر دیتا ہے تو اُس کی آواز با معنی ہو جاتی ہے اور مکمل جملے بولنے لگتا ہے تو آواز بن جاتی ہے پھر وہ زبان بھی بن جاتی ہے۔ سسٹم کے اندر دو عناصر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ارتباط قواعد کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کا نام ہے۔ زبان صوتیاتی اور ساختیاتی نظام رکھتی ہے جسے ہم ڈھانچہ سسٹم یعنی Structurelism کہتے ہیں۔

سسٹم کیا ہے؟ زبان کا سسٹم کیا ہے اور کیسے وجود میں آتا ہے؟ زبان کی شکل اور جسامت نہیں ہے بلکہ ہم اپنے منہ سے جو حروف تہجی سے بنے ہوئے الفاظ نکالتے ہیں وہ زبان ہے۔ تصور نما اور تصور معنی بالکل ایسے ہی کام کرتے ہیں جیسے ہمارا دماغ اور زبان مل کر الفاظ بناتے ہیں۔ ہمارے اندر زبان کا ایک ذخیرہ موجود ہوتا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

"Dimensions of Language" Lang and Parol: Lang is a language in total which is in your mind and the limits of which cannot be determined"

پیرول (Parole)

پیروں زبان کے استعمال کی اصل مثالوں سے مراد ہے بشمول بولے گئے یا تحریری الفاظ، جملے اور افراد کے ذریعہ تیار کردہ گفتگو۔ پیروں زبان کے ٹھوس مظاہر کی نمائندگی کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا ادراک انفرادی مقررین یا مصنفین کے ذریعے ہوتا ہے۔ مخصوص سیاق و سباق میں مخصوص بیان کرنا زبان کے نظام کا فرد کی ذاتی اور تخلیقی اطلاق ہے۔ پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے جیسے کہ بولنے والے کا پس منظر، ارادے، جذبات اور حالات کے تناظر میں بات چیت ہوتی ہے۔ اس میں لسانی انتخاب کی متنوع ریچ اور زبان کی طرف سے متعین کردہ حدود کے اندر افراد کے ذریعے کی جانے والی تغیرات شامل ہیں۔

زبان کا خلاصہ، منظر ایک مشترکہ علم ہے جب کہ پیروں زبان کے ٹھوس، انفرادی اور متعلقہ استعمال سے مراد Language اور Parole کے درمیان تعلق یہ ہے کہ پیروں کے لیے فریم ورک اور قواعد فراہم کرتا ہے۔ جبکہ Language پیروں زبان کی صلاحیت کو حقیقت بنانا اور ظاہر کرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے پر منحصر اور باہمی طور پر تشکیل پاتے ہیں۔ زبان پیروں کے لیے ڈھانچہ اور رکاوٹیں فراہم کرتی ہے اور پیروں زبان کے ارتقا اور موافقت میں معاون ہے۔

پیروں۔ زبان کے استعمال کا ایک: Parole: The Act of Language use

اصطلاح "پیروں" لسانیات اور سماجی لسانیات کے تناظر میں زبان کے استعمال کے عمل سے مراد ہے۔ پیروں افراد یا گروہوں کے ذریعہ حقیقی تقریر یا تحریر میں زبان کا اظہار ہے۔ یہ بنیادی لسانی نظام یا کوڈ کا حقیقی دنیا کا اطلاق ہے جسے "زبان" کہا جاتا ہے۔ پیروں کا تصور سوئس ماہر لسانیات سوسیر نے متعارف کرایا۔ جس نے زبان اور پیروں کے درمیان بنیادی فرق کیا۔ زبان سے مراد اصولوں اور کونشنوں کے خلاصہ کا نظام ہے جو کسی خاص زبان پر حکومت کرتے ہیں جبکہ پیروں اس نظام کے اندر زبان کے استعمال کی مخصوص مثالوں سے مراد ہے۔

پیروں میں انتخاب شامل ہیں جو افراد زبان استعمال کرتے وقت کرتے ہیں۔ بشمول مخصوص الفاظ کا انتخاب، جملے کی ساخت اور تقریر یا تحریر کی تنظیم اس میں لسانی وسائل کا استعمال شامل ہے جیسے کہ الفاظ، گرامر، نحو اور صوتیات کو ایک دیے گئے سماجی اور ثقافتی تناظر میں بات چیت اور معنی پہنچانے کے لیے، پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ بشمول اسپیکر کی سماجی شناخت علاقائی بولیاں، ذاتی انداز، حالات کے تناظر اور بات چیت کے مقاصد، یہ انفرادی تخلیقی صلاحیت، بے ساختہ اور فوری مواصلاتی ضروریات اور رکاوٹوں کو اپنانے اور جواب دینے کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ پیروں کا مطالعہ زبان کے تغیرات اور تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ سماجی لسانی مظاہر جیسے کوڈ سوچنگ کے رویوں اور زبان کے نظریات کو سمجھنے میں اہم ہے۔ یہ بصیرت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح زبان کو کمیونٹی کے اندر سماجی شناختوں، رشتوں اور طاقت کی حرکیات کی تعمیر اور گفت و شنید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کے طور پر، پیروں سے مراد افراد یا گروہوں کے ذریعہ زبان کے حقیقی استعمال کو کہتے ہیں جس میں ان انتخاب اور حکمت عملیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ جنہیں وہ کسی سماجی اور ثقافتی تناظر میں بات چیت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ لسانی تجزیہ کا ایک اہم پہلو ہے جو زبان کی متحرک نوعیت اور انسانی ابلاغ میں اس کے کردار پر روشنی ڈالتا ہے۔
زبان اور پیروں کے درمیان تعلق:

لسانیات میں "زبان" اور "پیروں" کے تصورات کو زبان کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کے لیے سوسائٹس ماہر لسانیات نے متعارف کرایا تھا۔ زبان سے مراد کسی خاص زبان کی بنیادی ساخت اور نظام ہے جبکہ پیروں سے مراد تقریر یا تحریر میں زبان کا حقیقی استعمال یا اظہار ہے۔ زبان کو تجریدی، اصول پر مبنی نظام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو زبان استعمال کرنے والوں کے ذہنوں میں موجود ہے۔ اس بحث کو پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان یوں سمیٹتے ہیں:

"جب ہمیں الفاظ کے معنی کا علم ہو جائے گا تو گویا وہ لفظ ہمارے احاطہ لسان و زبان میں داخل ہو گیا تو وہ ہمارے لینگ کا حصہ بن گیا۔ لینگ اور پیروں کی نفسیاتی منطقی یعنی ان کا ادراک، استدلال، تخیل اور ذہانت کے ساتھ جو ارتباط و انسلاک پیش کیا گیا ہے وہ زبان اور پیروں کے درمیان کا تعلق ہے۔" (۷)

اس میں کسی زبان کے گرامر، الفاظ اور آواز کے نمونے شامل ہیں۔ زبان بولنے والوں کی کمیونٹی کی طرف سے اشتراک کیا جاتا ہے اور اس کمیونٹی کے اندر مواصلات کے لیے فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک مستحکم اور نسبتاً بدلنے والا نظام ہے جو با معنی الفاظ کی پیداوار اور تشریح کی اجازت دیتا ہے۔ دوسری طرف پیروں بولنے والوں یا مصنفین کے ذریعہ زبان کے استعمال کی انفرادی مثالوں سے مراد ہے۔ اس میں زبان کے ٹھوس، قابل مشاہدہ مظاہر شامل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ مخصوص الفاظ، جملے اور وہ جملے جو افراد اپنی روزمرہ کی بات چیت میں تیار کرتے ہیں۔ پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ بشمول ذاتی ترجیحات، سماجی تناظر اور انفرادی محاورات، یہ متحرک اور متغیر ہے کیونکہ یہ انفرادی مقررین یا مصنفین کے انتخاب اور تخلیقی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ "Parole اور Langue" کے درمیان تعلق کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ لینگ بنیادی ڈھانچہ اور قواعد فراہم کرتا ہے جو پیروں کو قابل بناتا ہے۔ جبکہ پیروں اصل بات چیت "Langue" میں کے قوانین کو سمجھتا ہے اور لاگو کرتا ہے۔ زبان ایک مشترکہ علم ہے جو افراد کو پیروں پیدا کرنے اور سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ پیروں پیدا کرنے اور سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ پیروں حقیقی دنیا کی لسانی کاروائیوں میں زبان کا ٹھوس اظہار ہے۔ سو سیر نے پیروں پر زبان کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ دلیل دی ہے کہ زبان کی ساخت انفرادی استعمال سے آزاد نہ طور پر موجود ہے۔ انھوں نے زبان کو لسانی تجزیہ کا مرکز سمجھا ہے کیونکہ یہ لسانی برادری کے اجتماعی علم کی نمائندگی کرتا ہے۔ پیروں اس کے برعکس ایک نظام کے طور پر زبان کے مطالعہ میں زیادہ متغیر اور کم اہم کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر زبان اور پیروں کے درمیان تعلق لسانی نظریہ کا ایک بنیادی پہلو ہے جو زبان کی بنیادی ساخت اور افراد کے ذریعہ اس کے حقیقی استعمال کے درمیان تعامل کو نمایاں کرتا ہے۔

"Spoken and Written language is called Parole"

"لینگ" زبان کا ایک مجموعی نظام ہے جو انسان کے اندر موجود ہے۔ مثال کے طور پر کنویں میں موجود پانی "Lang یعنی Language" ہے جبکہ اس سے ایک بالٹی لینا "Parole" ہے۔ زبان میں افقی اور عمودی سمتیں بھی موجود ہیں جنہیں "Syntagmatic اور Pradigmatic" کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

اسلم نے انور کو تلوار سے مارا

Vertical

اُس	اسلم	بندوق
نے	بس	سے
تلوار	کس	ہاتھ
کو	اُن	مارا

Horizontal

ہم حروفِ تہجی سے جملہ بناتے ہیں یعنی لینگ سے پیروں بناتے ہیں اور یہ سب گرامر ہیں جیسے ہم بچپن سے بڑا ہونے تک سیکھتے رہتے ہیں۔ لینگ میں حروفِ تہجی اور زبان کے قواعد موجود ہیں۔ جملے میں غائب الفاظ بھی جملے کے معنی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

زبان کے چند تجزیات:

شمشاد زیدی "اُردو زبان کا لسانیاتی تجزیہ" میں یوں رقمطراز ہیں:

"زبان کے تجزیات کا تعلق زبان کی تصویری شکل سے ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی تکلمی صوت، سمعیاتی صوت، سمعی صوت، تکلمی صوت لفظ ادا کرنے، سمعیاتی صوت سُن کر اظہار کرنے اور سمعی صوت کا تعلق سننے اور آوازوں کے ادراک سے ہے۔" (۸)

زبان "یک زمانی ہوتی ہے" سوسیر کا اہم تجزیہ ہے۔ زبان میں نشانات کے مجموعے کو سینکروگنائز یا سیمالوجی آف سائنس کہتے ہیں۔ زبان میں علامات یا نشانات Signifire اور Signified سے بنتے ہیں۔

لسانی تشکیل میں Convenits اور Codes اشارات اور روایات میں زبان کی افقی جہت Horizontal "انسلاکی" کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے Vertical یا افتراتی ہے اور یاد رہے افتراتی میں چیزیں گڈٹڈ ہوتی ہیں۔ زبان کے قواعد سے ترتیب دیتے ہیں جسے اشتراک کہتے ہیں۔ زبان کے قواعد و گرامر ہی آوازوں یعنی صوتیات میں بھی فرق واضح کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ ساختیات کے اندر سائنس صوتی ہوتی ہے۔ با معنی آواز ہی سیمالوجی ہے۔

Semialogy is the Anthology of Science۔ بنیادی طور پر ہر با معنی آواز ہی علامت بنتی ہے۔ زبان کے اندر افتراق اور اشتراک ضرور موجود ہے۔ پیروں کی زبان کی Horizontal جہت کو کہتے ہیں اور Language کی جہت عمودی ہے۔ اس کی کوئی باؤنڈری نہیں ہے۔ بعض اوقات ایک آواز اور دوزبانوں میں بھی چل رہی ہوتی ہے لیکن معنی مختلف ہوتے ہیں۔ Signifire never change جبکہ Signified بدلتے رہتے ہیں۔ ان میں وسعت بھی آتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر خلیل احمد صدیقی زبان کا تجرباتی مطالعہ میں لکھتے ہیں:

"زبان کے اندر افتراق اور اشتراک موجود ہوتے ہیں جو زبان کے قواعد و ضوابط، گرامر اور صوت میں فرق واضح کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔" (۹)

لسانیات جس نکتے پر استوار ہے وہ زبان کی Parole اور Langue میں تقسیم ہے اور سوسیر کے مطابق لینگ زبان کا وہ سسٹم ہے جو نظروں سے اوجھل رہتا ہے جبکہ پیروں سے مراد کلام یا گفتار ہے جو زبان کے نظام پر قائم ہوتی ہے۔ ٹیرس ہاکس کے بقول گفتار "پیروں" آئس برگ کا وہ حصہ ہے جو پانی کی سطح کے اوپر موجود نظر آتا ہے جبکہ آئس برگ کے تصور کا ظاہری حصہ تو ٹھوس ہے مگر مخفی حصہ ایک ایسی غیر مادی "شے" یا نظام ہے جو اصلاً روایتوں، رشتوں اور اصولوں یعنی گرامر پر مشتمل ہے۔ جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو اس گرامر کے مطابق (جو نظر نہیں آتی) الفاظ کو جملوں میں پرو کر مقابل خیالات یا تصورات کو پیش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ سوسیر کہتا ہے کہ انسان کے لیے "گفتگو کرنا" فطری عمل نہیں، اس کے لیے فطری عمل وہ صلاحیت ہے جس کے مطابق وہ اس نظام کو وجود میں لاتا ہے اور جس کے اندر لسانی نشانات، مقابل خیالات یا تصورات کے مظہر بن جاتے ہیں۔ سوسیر نے زبان اور گفتار کے فرق کو شطرنج کے کھیل کے دوران مختلف چالوں میں جو رشتے وجود میں آتے ہیں، وہ نظر نہ آنے والے، ان قواعد کے مطابق ہوتے ہیں۔ یہی حال زبان کا ہے جس میں گفتار کے جملہ پیرائے، زبان کی اس گرامر کے پراسس پر استوار ہیں جو نظروں سے اوجھل ہیں۔ زبان ایک کمیونٹی کے ذریعہ مشترکہ زبان کے بنیادی نظام اور ساخت کی نمائندگی کرتی ہے جبکہ پیروں سے مراد اس کمیونٹی کے افراد کے ذریعہ زبان کے حقیقی استعمال کو کہتے ہیں۔ زبان خلاصہ اور مثالی ہے جبکہ پیروں ٹھوس اور انفرادی ہے۔ زبان اور پیروں کے درمیان فرق زبان کے قواعد و ضوابط اور بولنے والوں کے ذریعہ اس کے حقیقی استعمال کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

سوسیر اور ساختیاتی لسانیات:

"Saussur" ایک ماہر لسانیات تھے جنہیں جدید لسانیات اور سیمیوٹکس کے شعبے کی بانی شخصیات میں سے بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے۔ وہ ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے زبان کی ساخت کے مطالعہ میں اہم کردار ادا کیا۔ سوسیر کا سب سے اثر انگیز کام ان کی کتاب "کورس ان جنرل لسانیات" یہ ۱۹۱۶ء میں بعد از مرگ شائع ہوئی۔ جس نے لسانیات کے لیے

ساختیاتی نقطہ نظر کی بنیاد رکھی اور علامات کے نظام کو زبان کے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا اور زبان کے ہم آہنگی کے تجزیہ پر توجہ مرکوز کی، جو وقت کے ایک خاص مقام پر اس کی ساخت کو دیکھتا ہے۔

سویر کے کلیدی تصورات میں سے ایک زبان اور پیروں کے درمیان فرق ہے۔ انھوں نے لسانی علامات کے تصور دے کر زبان کی ساخت اور اہمیت کو واضح کر کے ادب میں بہت بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ مزید برآں بانسری مخالف کا تصور پیش کیا جس سے مراد وہ طریقہ ہے جس میں زبان دو مخالف عناصر کے درمیان تضاد کے ذریعے بھی معنی کو ترتیب دیتی ہے۔ مثال کے طور پر "گرم"، "سرد"، "اچھا"، "بُرا" کے درمیان فرق اس طرح کی تنائی مخالفتوں کے وجود پر منحصر ہے۔ اس نے دلیل دی کہ یہ مخالفتیں زبان کی ساخت کے لیے بنیادی ہیں اور معنی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سویر کے ساختی لسانیات کے نقطہ نظر نے لسانیات سے آگے کے شعبوں کی ایک وسیع رینج کو متاثر کیا۔ بشمول ادبی نظریہ، بشریات اور ثقافتی علوم، ایک سماجی اور ثقافتی رجحان کے طور پر زبان کے منظم مطالعہ پر ان کے زور نے ساختیات اور سیمیوٹکس میں بعد میں ہونے والی پیش رفت کی بنیاد رکھی، جس طرح سے ہم آج تک زبان کو سمجھتے اور تجزیہ کرتے ہیں۔ لہذا یہ بات اہم ہے کہ زبان کی اکائی Sign ہے جسے علامت کہا جاتا ہے اور ہر وہ شے جو Communication کا باعث بنتی ہے زبان ہے۔ (علامت) Sign بھی Communication ہے۔ زبان نشانات کے مجموعے کا نام ہے۔

خلاصہ بحث

ساختیات کا یہ کمال ہے کہ اس نے ادب پاروں کا مطالعہ ان اصولوں اور قواعد کی روشنی میں کیا جو ادب پاروں میں مخفی تھے۔ یعنی وہ اصول و ضوابط جن سے کسی فن پارے میں معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ساختیاتی نقادوں نے اس پوشیدہ خزانے کو تلاش کیا۔ جن کی بدولت ادب مختلف اصناف میں تخلیق ہوتا ہے۔ جس سے خاص کلچر سے تعلق رکھنے والے سمجھتے اور محظوظ ہوتے ہیں۔ زبان (لسان) ربط کا ایک ذریعہ ہے، جسے الفاظ، مافی الضمیر اور معلومات کا تبادلہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ معلومات کا یہ تبادلہ تحریری طور پر، اشاروں سے، اشتہارات یا بصری مواد کے استعمال سے، علامتوں کے استعمال سے یا براہ راست کلام سے ممکن ہے۔ انسانوں کے علاوہ مختلف جاندار آپس میں تبادلہ معلومات کرتے ہیں مگر زبان سے عموماً وہ نظام لیا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان ایک دوسرے سے تبادلہ معلومات و خیالات کرتے ہیں۔ لہذا یہ بات اہم ہے کہ زبان کی اکائی ی sign ہے۔ جسے علامت کہا جاتا ہے اور ہر وہ شے جو communication کا باعث بنتی ہے زبان کہلاتی ہے۔ علامت (sign) بھی communication ہے۔ زبان نشانات کے مجموعے کا نام ہے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حوالہ جات (References)

بر صغیر میں اردو ادب کی فکری روایت

۱. احمد سہیل: "ساختیات ایک جائزہ" سنگ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۳۳
۲. جمیل اصغر، ڈاکٹر: "لسانی مغالطے" مثال پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۲۴
۳. بیبرا قلیطس: "لسانی پہلو" (مترجم) اصغر بشیر، عکس پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۵۳
۴. واحد نظیر، ڈاکٹر: "لسانی رابطے" مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی، ۱۹۷۶ء، ص ۱۸
۵. سعودیور: "جنرل لسانیات میں کورس" مترجم وڈ باکس، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳
۶. حمیرا جبین، ڈاکٹر: "زبان کا ساختیاتی مطالعہ" مضمون ادبی صفحہ روزنامہ جہان پاکستان، لاہور، ۱۲ مارچ ۲۰۲۲ء، ص ۱۶
۷. محمد آصف اعوان، ڈاکٹر: "زبان کیا ہے" ، ایک مطالعہ "مضمون تصدیق، شماره جنوری تا اپریل، ۲۰۲۱ء، ص ۱۲
۸. شمشاد زیدی: "اردو زبان کا لسانی تجزیہ" انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی، ۱۹۷۹ء، ص ۷۸
۹. خلیل احمد صدیقی، ڈاکٹر: "زبان کا مطالعہ" قلات پبلشرز ، مستونگ، ۱۹۹۴ء، ص ۱۲۳